ہمارے اختلاف کی وجہ پاکستان میں اسلام کے ساتھ ان کا سلوک ہے، جبکہ سیاست دانوں کا مسئلہ محض حصولِ اقتدار ہے۔ اس کے باوجود ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بیان ایک جرأت مندانہ اقدام ہے۔

قاہرہ کانفرنس اور وزیر اعظم کی شرکت

ستمبر کے دوسرے ہفتے میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام قاہرہ میں تحدیدِ آبادی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ پاکستان کی وزیر اعظم بے نظیر زرداری اور مسلم لیگ کی حلیف عوامی نیشنل پارٹی کی رہنما بیگم ولی خان پاکستان کے عوام اور تمام دینی حلقوں کی شدید مخالفت کے باوجود اس کانفرنس میں شریک ہو رہی ہیں۔ جبکہ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم خالدہ ضیاء نے ذاتی مصروفیت کی بنیاد پر شرکت سے معذرت کی ہے۔

اسقاط حمل کو قانونی بنانا، ہم جنس پرستی کی اجازت دینا، آزادانہ جنسی اختلاط کو انسانی حق کے طور پر تسلیم کرنا، سکولوں کی سطح پر جنسی تعلیم اور مانع حمل ادویات کے استعمال کے طریقوں کو متعارف کرانے کے منصوبے کانفرنس کے ایجنڈے کے طور پر سامنے آئے ہیں۔

کانفرنس کا ایجنڈا نیا نہیں۔ پورے یورپ میں اس پر ایک عرصہ سے عمل ہو رہا ہے۔ البتہ اس مکروہ پروگرام کی اشاعت کے لئے "مصر" کا انتخاب محلِ نظر ہے۔ ایک مسلمان ملک کو کافرانہ پروگرام کی تشہیر کا ذریعہ بنانا ہی یہود و نصاریٰ کی اصل سازش ہے۔ انہیں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی پر تشویش ہے۔ مسلمانوں میں کام کرنے والی اصلاحی اور انقلابی دینی تحریکوں سے خطرہ ہے۔ اسکا انتقام وہ اسی پروگرام یعنی تہذیبی انقلاب کے ذریعہ ہی لیں گے۔ اس کانفرنس کا بڑا مقصد مسلمانوں کو جنسی انارکی، اخلاقی تباہی اور اپنے دین سے عملی و زبانی انکار کی راہ پر چلانا ہے۔ اور اسلامی ملکوں میں آزادیٔ اظہار کی ناپاک اور مجروح اصطلاح کی آڑ میں اسلام کے مسلمہ اصولوں پر بحث و تمحیص کا دروازہ کھولنا اور انہیں متنازعہ بنانا ہے۔ لبرلزم کے مریض پاکستانی خارش زدہ سیاست دان اس موضوع پر خاموش ہیں۔ اور انکی خاموشی کانفرنس کے ایجنڈے کی عملی تائید ہے۔

وزیر اعظم کی طرف سے اپنی شرکت کے جواز میں یہ بیان داغا گیا کہ وہ کانفرنس میں اسلامی نقطہ نظر بیان کریں گی۔ جو پروگرام ہے ہی سراسر خلاف اسلام اس میں شرکت اور اسلامی نقطہ نظر کی تبلیغ کا کوئی جواز نہیں۔ ہمارے نزدیک اس کانفرنس میں شریک ہونے والی تمام شخصیات یہود و نصاریٰ کی تہذیب و ثقافت کی ایجنٹ ہیں۔ اور وہ اپنے اقتدار کے دوام کے لئے اس سے بھی زیادہ ذلیل حرکت کرنے سے گریز نہیں کریں گی۔ تعدّ گزار بیگم نسیم ولی ہو یا تسبیح بردار بے نظیر، گھوڑ سوار آصف زرداری ہو یا شیرِ پاکستان نواز شریف سب کے سب کافرانہ تہذیب کے نمائندے ہیں۔ اگر نواز شریف کے دور میں یہ کانفرنس ہوتی تو وہ بھی اس میں شریک ہوتے۔ اسلام کے بارے میں دونوں کا نقطہ نظر ایک ہے۔ دونوں امریکی خواہش پر مذہبی عنصر کو سیاست سے آؤٹ کرنے کا پروگرام رکھتے ہیں۔ اور اس میں کسی حد تک کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان کی جنگ محض اقتدار کے لئے ہے۔ دینی اقتدار کو مسخ کرنے میں دونوں برابر کے مجرم ہیں۔ یہ کانفرنس عالم اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ کی گھناؤنی سازش ہے۔ اور اس میں شریک ہونے والے نام نہاد مسلمان اللہ و رسول ﷺ اور پوری امت مسلمہ کی لعنت کے مستحق ہیں۔

مولانا اعظم طارق پر قاتلانہ حملہ

سپاہ صحابہ پاکستان کے نائب سرپرست اعلیٰ اور رکنِ قومی اسمبلی مولانا محمد اعظم طارق پر ۲۱ اگست کو اسلام آباد جاتے ہوئے سرگودھا کے قریب شاہ پور میں قاتلانہ حملہ ہوا۔ جس میں ان کے دو باڈی گارڈ شہید ہو گئے اور محض اللہ کے فضل